پر جشن منانے والوں کو یہ بات گوش گزار کرتے ہیں کہ یہ پارلیمنٹ کی بالادستی نہیں بلکہ ایک فرد واحد کی آمریت اور ڈکٹیٹر شپ کے لیے راہ ہموار کی گئی ہے ۔ اس کے بعد وزیراعظم صاحب یہ نہ کہنا کہ میرے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں ۔ (اب آپ کے ہاتھ ضرورت سے زیادہ کھل گئے ہیں) اور میں مجبور ہوں کیونکہ " بھاری مینڈیٹ" سے "مسلح" پارلیمنٹ تمھارے ساتھ ، عدلیہ اور جج صاحبان تمھارے جیب میں اور افواج پاکستان کا "سایہ عافیت" تمھارے سر پر اور آئندہ کا صدر مملکت بے چارہ تمھارے رحم وکرم پر تو ایسے حالات میں آپ کے پاس اب اسلام اور قرآن وسنت کی بالادستی شریعت بل کی حقیقی معنیٰ میں منظوری ، نظام خلافت راشدہ کا نفاذ اور ملک وملت کی فلاح وبہبود کیلئے عملاً کچھ کرنے کے سوا کوئی راستہ نہیں ..... اگر آپ صرف اور صرف ماضی کی طرح اپنی ذات اور حلیفوں کی تجوریاں اور منہ بند کرانے میں مصروف رہے تو یاد رکھیں کہ انقلاب جو کہ ملک کے دروازے پر ہر آن دستک دے رہا ہے تو سب سے پہلے مسمہ بیگ اور پیپلز پارٹی اور دیگر لادین قوتیں ہی اس کی زد میں آئیں گی۔

پاکستان کے پچاس سال مکمل ہونے کے موقعہ پر موجودہ حکومت نے جس بے شرمی اور غرور وتکبر کے ساتھ " گولڈن جوبلی" منائی یہ بحران اور وزیراعظم کی عدالت میں پیشی یہ تذلیل یہ تضحیک اسی کا " وبال" و" عتاب" اور" ثمرہ" ہے ۔ اور اسلامی نظام وقانون شریعت کے نفاذ سے اغماض کا نتیجہ ہے ۔ اسی باعث تو ہم نے انہی اداراتی صفحات میں پیش آمدہ طوفانوں اور بحرانوں کے بارے میں بار بار آپ کو تنبیہ کی تھی لیکن ہماری اس کمزور اور ضعیف آواز کو درخور اعتناء نہیں سمجھا گیا ۔ اگر چہ وزیراعظم فی الوقت اپنی کرسی وزارت پر براجمان اور رونق آفروز تو ہیں لیکن ملک وملت ، عدلیہ ، قانون بلکہ خود وزیراعظم کی عزت وناموس اور قدرومنزلت کو ذبح کرنے کے بعد

سہ آخر شب دید کے قابل تھی بسمل کی تڑپ صبحدم کوئی اگر بالائے بام آیا تو کیا ...؟

مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار ، مولانا مفتی عبدالسمیع اور ندیم اقبال اعوان کی شہادت

موجودہ حکومت کے آتے ہی قتل وغارت گری اور دہشت گردی میں جو بے پناہ اضافہ ہوا اور حکومت کی نااہلی کیوجہ سے جو خونی لہر اٹھی ہے اس کی زد میں ملک کی عظیم دینی ومشہور درسگاہ جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم اور عظیم سکالر کئی کتابوں کے مصنف اور خالص علمی اور بے داغ کردار کی شخصیت شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار جوکہ وفاق المدارس العربیہ کے جنرل سیکرٹری بھی تھے اور ان کے ساتھ جامعہ کے نامور استاذ حدیث اور طلبہ علوم دینیہ کے ہر دلعزیز علوم آلیہ کے اپنے وقت کے امام استاذی و مشفقی حضرت مولانا مفتی عبدالسمیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ